ہتک موثر اور جاذب ہے۔ اس مرحلہ کے دوسرے اہم مقالہ نگار "جمال الدین افغانی" اور "محمد عبدہ" کا ذکر بھی نہایت ضروری ہے، کیونکہ اول الذکر مقالہ نگار عالم، فلسفی ... اپنے مقالات کے ذریعہ (جو "العروۃ الوثقی" میں چھپتے تھے) ... سیاسی، سماجی اور مذہبی سوجھ بوجھ سے بیدار کر دیا تھا اور ان کے ... محمد عبدہ اپنے استاذ مرشد کی رہنمائی میں نہایت ہی زیادہ معرکۃ الآرا مقالات ... سلیس زبان میں اور مختلف مضامین پر لکھتے تھے۔

مقالہ نگاری کے تیسرے مرحلہ میں عربی نثر انحطاطی عہد کے ... اسلوب سے مکمل طور پر آزاد ہوگیا تھا اور ترقی و عروج کے اوج تک پہنچکر عربی شعر پر فوقیت حاصل کرچکا تھا، اس کے کئی اسباب تھے۔ قاہرہ یونیورسٹی کے مختلف معاہد کا قیام، ازہر یونیورسٹی کی اصلاح، اخبارات اور رسالوں کی کثرت، یورپ میں تعلیم ... کے عرب مثقفین کی واپسی اور ان کا مختلف ادبی اور ثقافتی کاموں میں اشتراک اور جلیل القدر ادبار و علما اور رائٹرز کی سیاسی، سماجی اور ادبی اصلاحات میں کوششیں اہم کر قابل ذکر ہیں۔

اس مرحلہ کے جلیل القدر مقالہ نگاروں میں لطفی السید، طہ حسین، عباس محمود العقاد، سلامہ موسیٰ، عبد القادر حمزہ، محمد حسین ہیکل، احمد امین، محمود عزمی، خطیب مصری، مصطفیٰ الرافعی، احمد حسن الزیات، محمد سعید العریان، میخائیل نعیمہ اور جبران خلیل جبران ہیں۔ انھوں نے عربی نثر کو عروج تک پہنچانے اور عربی مقالہ کو عالمی مقالہ کی سطح تک پہنچانے میں عظیم اور اہم رول ادا کیا ہے۔ انھوں نے معیاری رسالوں ("السیاسۃ"، "البلاغ"، کوکب الشرق، الجہاد، الہلال، المقتطف، الفصول، الرسالۃ اور المجلۃ) میں قدیم اور جدید عربی زبان و ادب، مغربی آداب، فلسفۂ اسلام، تاریخ، سماج، سیاست، اقتصاد، تعلیم و ثقافت، اخلاق و مذاہب پر مضامین کثرت سے لکھے ...

عربی میں اکثر و نثر کتابیں جو ہمارے سامنے ہیں وہ پہلے پہل مقالوں کی شکل میں شائع ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر طہٰ حسین کی "حدیث الاربعاء" جو تین جلدوں میں ہے۔ محمد حسین ہیکل کی "فی اوقات الفراغ" جو تین اقسام پر مشتمل ہے عباس محمود العقاد کی "مطالعات فی الکتب والحیاۃ" و "مراجعات فی الآداب والفنون" و "ساعات بین الکتب"۔ المازنی کی "حصاد الہشیم"۔ احمد امین کی "فیض الروح" "مصطفیٰ الرافعی کی" "وحی القلم" اور احمد حسن الزیات کی "وحی الرسالہ" ان مقالات کے مجموعے ہیں جو پہلے مختلف رسالوں میں چھپ چکے تھے۔

چند مقالات کی جھلکیاں:

ہم ذیل میں چند نامور عظام رائٹرز کے مقالات کی کچھ جھلکیاں پیش کرتے ہیں تاکہ قارئین کے سامنے عربی مقالات میں مختلف انسانی، اسلامی، قومی، سیاسی، سماجی، فلسفی، دینی اور ثقافتی رجحانات آشکارا ہو جائیں۔

۱۔ عربی مقالہ میں انسانی رجحان کی جھلکی
۲۔ عربی مقالہ میں اسلامی رجحان کی جھلکی
۳۔ عربی مقالہ میں قومی رجحان کی جھلکی
۴۔ عربی مقالہ میں سیاسی رجحان کی جھلکی
۵۔ عربی مقالہ میں سماجی رجحان کی جھلکی
۶۔ عربی مقالہ میں فلسفی رجحان کی جھلکی
۷۔ عربی مقالہ میں دینی رجحان کی جھلکی
۸۔ عربی مقالہ میں ثقافتی رجحان کی جھلکی

اگر اجازت ہو تو عربی مقالہ میں مذکورہ رجحانات کی جھلکیاں آئندہ پیش کی جائیں گی۔

خواجہ محمد امین کشمیری اور توسل ولی اللہ

از مسعود انور علوی۔ ایم۔ اے (علیگ)

اہل علم حضرات کے لیے آپ کا اسم گرامی غیر معروف نہیں لیکن حضرت حکیم الامت آفتاب حکمت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ کے دیگر خلفاء و مجاز کی طرح آپ کے حالات و واقعات اور افادات بھی اب تک حجابات میں مستور رہے ہیں۔ اس مضمون میں آپ کے تمام حالات و واقعات پر روشنی ڈالنا مقصود نہیں بلکہ ایک مختصر سا خاکہ پیش کرنا ہے کیونکہ صرف آپ کے افادات و مکاشفات ہی ایک طویل مضمون کے متقاضی ہیں۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کا حال بشرط توفیق الٰہی انشاء اللہ آئندہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا یہاں صرف مختصر تعارف پیش ہے۔

آپؒ کشمیر کے تجارت پیشہ باشندے تھے۔ قسام ازل نے طبیعت میں زہد و اتقا کا مادہ شروع ہی سے ودیعت فرما دیا تھا۔ جہاں کہیں کسی صاحب دل کے بارے میں سن پاتے اس کے پاس جاتے، صحبت اختیار کرتے مگر کسی طرح جمعیت قلبی و کشود کار نہ ہو پاتا۔ بالآخر توفیق الٰہی کے قائد نے خواجہ محمد ناصر نقشبندیؒ کی رہبری میں مرشد برحق کے حضور میں کشاں کشاں پہنچا دیا۔ مرشد برحق کی نگاہ حق بیں نے اپنا کام کیا چنانچہ تمام مال و اسباب تجارت لٹا کر ہمہ تن اپنے کو آپؒ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔ آپ سے ظاہری و باطنی فیوض اخذ کیے اور آپ کے بعض اہم مسودات مثل مسوی شرح موطا، قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین، رسالہ فوز الکبیر فی اصول التفسیر، فتح الخبیر، رسالہ الانصاف فی سبیل الاختلاف

جو انھیں خود اپنا اس بیٹے سے مرتب فرمائے۔
علم و فضل و فراست کا جو عالم تھا ہے مقصود یہیں ممتاز ہے۔ مرشد کامل کی نگاہ حق میں ان کی اپنے حق شناس مرید کا کیا مقام تھا۔ صاحب القول الجلی کی زبان سے سنیے۔

حضرت ... می‌گفتند الله ... حضرت اقدس بایں حرف خطاب یا فقیر کہ شما را مثل فرزند خود می‌دانم[1]

حضرت اقدس نے اکثر اوقات مجھ ناچیز فرزند کی طرح ... سے زبان مبارک سے فرمایا۔ بلا تشبیہ میں تم کو اپنے فرزند کے بیٹے کی طرح سمجھتا ہوں۔

صرف یہی نہیں بلکہ ایک دوسری جگہ حضرت مرشد برحق خطاب فرماتے ہیں کہ:

حالا تو محتاج دعاے جداگانہ نیستی کہ محبت تو مرکوز باطن است۔ انچہ از حق سبحانہ برائے خود خواستہ می‌آید برائے تو مثل آں مسألت می‌رود[2]

اب تم جداگانہ دعا کے محتاج نہیں رہے جو تمہاری محبت باطن (قلب) میں مرکوز (جم) ہو چکی ہے جس چیز کے لیے اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے دعا کی جاتی ہے اس میں تم بھی شامل و شریک رہتے ہو۔

شعر گوئی اور انشاء پردازی میں دست رسا رکھتے تھے حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے جہاں کہیں اپنے کلام میں اپنا تخلص آسی لکھا ہے اس سے مخاطب صرف آپ ہی کی ذات ہے۔ ایک کتاب اپنے مرشد برحق کے حقائق و معارف میں نہایت عمدہ طریقہ پر مرتب کی۔ مرشد کامل کے مراتب عالیہ کے بارے میں ایک مبشرہ میں آپ کو معلوم ہوا کہ "حضرت اقدس کا مقام 'مقام مجددیہ' سے بھی فوق ہے[3]

---

[1] القول الجلی در اسرار الخفی للشیخ محمد عاشق پھلتی قدس سرہ ص ۱۱۲۔ "کتب خانہ انوریہ" خانقاہ کاظمیہ۔ کاکوری ضلع لکھنؤ۔

[2] ص: ۴۹۴۔ (۳) ص: ۲۵۵۔

ایک جزو لطیف مثنوی کا بھی تحریر کیا جس میں کمالِ ذوق و شیفتگی ہے۔ [illegible] میں مرشدِ برحق کے فضائل و مناقب کو حسنِ ادا سے شامل کر کے وسیلہ بنایا [illegible] موصوف کی یہ مناجات جس کا عنوان ۲ [illegible] ہے ان کی شخصیت کی مکمل آئینہ دار ہے۔ اس سے اُن کی نسبتِ محمدی کا پتہ چلتا ہے [illegible] کر کے ہدیۂ قارئین کر رہا ہوں ؎

خداوندا بآہِ جانِ غم ناک — بچشمِ خوں فشان و سینۂ چاک
بنامِ آں کہ جاں خاکِ رہِ اوست — قلم خیدلئے روئے چوں مرادست
بآں مہرِ سپہرِ رہنمائی — بآں اعجوبۂ صنعِ الٰہی
بآں دریائے علمِ بے کرانہ — بآں قطبِ جہاں فردِ زمانہ
بآں غواصِ بحرِ بے نشانی — بآں سیاحِ اقلیمِ معانی
بآں مشکل کشائے مستمنداں — چراغ افروزِ بزمِ نقشبنداں
حکیمِ نکتہ دانِ سرِّ اشیاء — مرادِ حکمتِ تعلیمِ اسماء
بآں جانِ جہانِ زندگانی — بآں روحِ روانِ شادمانی
بآں دُرِّ ثمینِ کانِ وحدت — بآں نورِ مبینِ جانِ کثرت
بآں خورشیدِ برجِ فضل و ارشاد — بآں نجمِ ہدایت قطبِ اوتاد
بآں عینِ ظہورِ نورِ ہستی — بآں مرآتِ وجہِ حق پرستی
بآں دانا رموزِ پردۂ غیب — بآں کشافِ حسنِ ذاتِ لاریب
بآں عکسِ جمالِ ذاتِ مطلق — چہ عکسے گشتہ اندر ذاتِ ملحق
ابوالفیاض[1] نامِ قدسیانش — بنازم من ازیں تعلیمِ شانش

[1] حضرت شیخ بزرگ شاہ عبدالرحیم صاحب قدس سرہٗ سے آپ نے ملاءِ اعلیٰ میں اپنے لقب کی بابت استفسار کیا جس پر انھوں نے جواب دیا کہ میرا لقب ابوالفیض اور تمہارا ابوالفیاض [illegible]